حکمرانوں کی اطاعت پر صحابہ و ائمہ سلف کے اقوال ۔ الشیخ ذکاءاللہ السندھی حفظہ اللہ

حکمرانوں کی اطاعت پر صحابہ و ائمہ سلف کے اقوال ۔ الشیخ ذکاءاللہ السندھی حفظہ اللہ

حکام وقت کی اطاعت وفرمانبرداری پر اقوال صحابہ سے دلائل:

1۔ سوید ابن غفلہؒ سے روایت ہے کہ مجھ سے عمر نے کہا: اے ابوامیہ! ہوسکتا ہے کہ میں اس سال کے بعد تم سے نہ مل سکوں، اگر تمہارے اوپر ایک نک کٹا حبشی غلام بھی امیر بنادیا جائے تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو، اگر وہ تمہیں مارے تو صبر کرو، اور تمہیں محروم کر دے تو صبر کرو، اور اگر تم سے کوئی ایسا کام چاہے جو تمہارے دین کو ختم کر رہا ہو تو اسے کہو: لبیک اے امیر بس میرا

خون لے لو لیکن میں اپنے دین کو نقصان نہیں
پہنچاسکتا، اور کسی بھی حال میں جماعت سے الگ مت
ہو۔ **(السنہ للخلال 1/111 ، دار الرایہ)**

2۔ عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انہوں نے
فرمایا: جب لوگوں نے عبد الملک کی بیعت کی ،
توعبد اللہ بن عمر نے اس کی طرف خط لکھا: اللہ
کے بندے امیر المومنین عبد الملک کی طرف : میں
اللہ کے بندے امیر المومنین عبد الملک کی بیعت کا
اقرار کرتا ہوں کہ میں اللہ اور رسول کے طریقہ
پر جس قدر ہوسکے اس کی اطاعت کروں گا اور میرے
بیٹے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔ **(بخاری:7205)**۔

حکام وقت کی اطاعت میں ائمہ اہل السنہ والجماعہ کے اقوال:

1۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ
انہوں نے فرمایا: اے شعیب تمہارا لکھا ہوا تمہارے
کچھ کام نہیں آئے گا جب تک تم ہر نیک وبد حاکم کے
پیچھے نماز صحیح نہ سمجھو، شعیب اس وقت سفیان
ثوری رحمہ اللہ علیہ کے عقیدے کے کچھ اجزاء لکھ
رہے تھے **(شرح اصول الاعتقاد اہل السنہ والجماعہ
للالکائی ، طبع دار طیبہ(1/173)**۔

2۔ نیز امام احمد رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور
سننا اور اطاعت کرنا امیر کی، وہ نیک ہو یا بد ،
یا وہ اپنے باپ کے بعد خلافت سنبھالے اور اس پر
لوگوں کا اتفاق ہوجائے اور وہ اس سے راضی ہوجائیں
، یا وہ جوبذریعہ قوت امیر بنے یہاں تک کہ وہ خلیفہ
بن جائے اور امیر المومنین کہلانے لگے۔ **(ایضا
(1/180)**۔

3۔ نیز انہیں امام ممدوح نے امیر کے ظلم وجور پر

صبر کی ، نیز اس کی خیر خواہی چاہنے اور اس کے
خلاف بغاوت نہ کرنے کی وہ عملی مثالیں دی ہیں جو
سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہیں؛ چنانچہ خلال نے
اپنی کتاب السنہ میں حنبل سے صحیح سند سے روایت
کیا ہے۔ **(دارالرایہ: ط1/132-134)** کہ: واثق کے دور
حکومت میں بغداد کے فقہاء ابوعبداللہ (یعنی احمد
بن حنبل) کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے ابو عبد
اللہ! اب یہ معاملہ بہت بڑھ گیا ہے اور پھیل گیا
ہے(یعنی آپ کا خلق قرآن کے مسئلے کو بیان کرنا
وغیرہ) امام احمد نے فرمایا: آپ لوگ کیا چاہتے
ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم آپ سے اس امارت کے بارے میں
مشورہ چاہتے ہیں کہ ہم اس (واثق) کی امارت اور حکومت
سے راضی نہیں ہیں، امام احمد نے ان لوگوں سے ایک
گھنٹہ مناظرہ کیا اور انہیں کہا: نہیں چاہیئے کہ
تم دل سے برا جانو اور اس کی اطاعت سے ہاتھ مت
کھینچو، مسلمانوں کے کلمہ کو متفرق مت کرو اور
اپنے اور اپنے ساتھ دوسروں کے خون مت بہاؤ، اپنے
امر کے انجام پر غور کرو، اور صبر کرو یہاںتک
نیک کو آرام آجائے یا پھر بد کے شر سے لوگ پر امن
ہوجائیں۔

4۔ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر
میری کوئی قبول ہونے والی دعا ہوتی تو میں امیر
کے لئے دعا کرتا ۔**(شرح السنہ/امام بربہاری ص: ط108: دارا الصمیعی)**۔

5۔ امام سھل بن عبد اللہ تستری رحمہ اللہ علیہ
فرماتے ہیں: یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے
گی جن میں سے بہتر ہلاک ہوں گے، جو سب کےسب حاکم
وقت سے بغض رکھتے ہوں گے، اور نجات وہ ایک فرقہ
پائیگا جوحاکم وقت کے ساتھ ہوگا۔**(قوت القلوب/ابوطالب مکی 2/242 ط : دار صادر)**۔

6۔ امام حسن بن علی بربہاری رحمہ اللہ علیہ
فرماتے ہیں: اگر تم کسی کو حاک وقت پر بددعا کرتے

دیکھو تو سمجھ لو کہ اہل بدعت میں سے ہے اور اگر کسی کو حاکم وقت کے لئے دعا کرتے دیکھو تو سمجھ لو کہ صاحب سنت ہے (ان شاء اللہ تعالی) (ایضا ص:107) دوسری جگہ پر آپ فرماتے ہیں: کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ایک رات بھی اس حال میں گزارے کہ وہ اپنے آپ کو کسی نیک یا بدامام کی امارت سے آزاد سمجھتا ہو۔**(ایضا ص:70)**۔

7۔ عقیدہ طحاویہ میں امام اطحاوی فرماتے ہیں: اور ہم اس بات کو جائز نہیں سمجھتے کہ کوئی حکام وقت واہل حل وعقد کے خلاف بغاوت کرے اگر چہ وہ کتنا ہی ظلم کیوں نہ کریں، اور نہ ہی ہم ان پر بددعا کرتے ہین اور نہ ہی ان کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچتے ہیں اور ہم ان کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت کے ضمن میں داخل سمجھتے ہیں جو کہ فرض ہے، سوائے اس کے کہ وہ کسی گناہ کا حکم دیں، نیز ہم ان کے سیدھر نے کی اور ان کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں ۔ **(شرح الطحاویہ لابن ابی العز، بتخریج الالبانی ، ص: 379،ط: مکتب اسلامی)**۔

8۔ اور ابن قدامہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس کی امامت ثابت ہوگئی اس کی اطا ہیں عت کی فرضیت بھی ثابت ہوگئی اور اس کے خلاف بغاوت حرام ہوگئی؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) **(مغنی 12/273 ط: دار ہجر)**

9۔ نیز امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ فرماتےہیں: اسی بناء پر اہل السنہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ وہ ائمہ کے خلاف بغاوت کو جائز نہیں سمجھتے اور ان کے خلاف قتال بالسیف کو حرام سمجھتے ہیں، اگرچہ یہ ائمہ کتنے ہی ظالم کیوں نہ ہوں، جیسا کہ متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے؛ کیونکہ قتال وبغاوت سے پیدا ہونے والا فتنہ ان کے ظلم کے فتنہ سے کہیں

زیادہ ہے اس لئے چھوٹے فساد کے ذریعے بڑے فساد کو دفع کرنا دانشمند انہ فعل نہیں اور شائد ہی کوئی فرقہ ایسا ہو جس نے کسی حاکم کے خلاف بغاوت کی ہواور پھر اس کے خروج سے پیدا ہونے والا فساد اس ظلم کے فساد سے زیادہ نہ ہوا ہو جسے اس خروج نے مٹایا ہے

(منہاج السنہ 2/391،ط: مکتبہ المعارف)

10۔ نیز شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کمال اجتماعیت میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ ہم حاکم وقت کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں اگرچہ وہ ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو؛ اس لئے آپ نے اس بارے میں کافی بیان فرمایا اور اس ضمن میں شرعی ودنیوی لحاظ سے بیان کے تمام طرق وآداب استعمال فرمائے پھر حال یہ ہوا کہ یہ عظیم اصول اکثر مدعیان علم اذہان سے بھی غائب ہوگیاچہ جائیکہ اس پر عمل ہو!! **(الجامع الفرید ، ص: 324)**